نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی*

جلد ۴۲	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء	نمبر ۵۱

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

- تواریخ کلیسیا ۶ع
- تواریخ مذہب ۸/
- تواریخ روم ۸/
- تواریخ مصر ۸/
- تواریخ یونان ۸/
- مرقع روس ۸/
- قدیم مسیحیوں کے حالات ۲/
- حیاتِ پولوس ۴/
- حیاتِ داؤد ۸/
- جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری ۴/

مفید حکایتیں

- رامپال سنگھ رومن اردو ۸/
- تلاشِ حق اردو - رومن اردو ۲/ و ۶/
- دولتِ لازوال اردو ۳/ ۵/ ۸/
- دولتِ لازوال رومن اردو ۸/
- عزتِ بیمثال اردو ۳/ ۵/ ۸/
- رومن اردو ۸/
- حالات جاپان ۲/ و ۶/
- شریف بیبیان ۳/ و ۶/
- چندر لیلا سادھنی اردو ۲/ و ۶/ گورمکھی ۱/
- سیر ہند عہ/
- وکیل کی سرگذشت ۶/
- سورج پرکاش ۴/ و ۶/ مجلد ۱۲/

ہندو مذہب کے متعلق

- ویدک شائستگی ۵/
- ستیارتھ پرکاش درپن اردو ۸/
- سمپردائے ۳/ و ۵/
- ویدونکی تعلیم ۱۰/
- وشنو کے دس اوتار ۲/
- ویدک تصنیفات ۱/
- ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے ۳ پائی
- ویدونکی دیوتاپرستی ”
- ویدونکی ازلیت ۶ پائی
- پرستش حیوانات ۱ پائی
- تیرتھ ۶ پائی
- اہلِ ہنود کے تیوہار ”
- تاریخ طاعون ۳ پائی

دینِ اسلام کے متعلق

- اسلام میں مسیح ۱/
- خدائے اسلام ۲/

ینابیع القرآن ۳ر
الکفارہ ۱ر
بائیبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
کشف القرآن ۶ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل 〃
فارقلیط 〃
انجیل شریف کی صحت و درستی 〃
اسمار الٰہی 〃
خدا کے دس حکم 〃
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں 〃
نماز 〃
سچا اسلام 〃
فہرست قرآن 〃
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا 〃
یسوع مسیح 〃
سورۃ فاتحہ 〃
ہمارا شافع کون ہے؟ 〃
اثمار شیریں ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی

کیا انجیل منسوخ ہوگئی؟ ۳ پائی
انصاف کا دن 〃
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۲ر

سلسلۂ اِصلاح

اِصلاحِ تمدّن ۳ر
اصلاحِ زراعت ۶ پائی
اصلاحِ اِخلاق ۲ر
ہند کی اِفلاس کا اِنسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات 〃
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
〃 پنجابی اُردو حروف 〃
دینی سوال و جواب رومن اُردو ۶ پائی
〃 〃 گورمکھی 〃

سوال و جواب مختصر اُردو ۱ر
〃 〃 رومن ۱ر

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
〃 مرقس کی انجیل پر ۱ر
〃 لوقا کی انجیل پر ۱ر
〃 یوحنا کی انجیل پر ۱ر
〃 رسولوں کے اعمال پر ۱ر

مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیا عہ۸ر
حل مشکلات حصہ اوّل ۶ر
تحقیق بائیبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائیبل عہ۸ر
حیاتِ مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقائق ۴ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القابِ مسیح ۴ر
بائیبل کس طرح پڑھنی چاہیے؟ ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر + ابن حج اُردو ۸ر + طریق دعا ۴ر
مارکو پولو کا سفرنامہ ۸ر + طلائی شمعدان ۴ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر + روح سے معمور زندگی ۴ر





نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء

گلدستہ اخبار

لنڈن دسمبر ۱۱ - کوپن ہیگن کا ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے - کہ برلن میں لوڈس کے سبب سے کم خوشی ہے - اس سبب سے کہ اخباروں نے اس کی مشہوری کے برخلاف تنبیہ کی - تنبیہ میں لکھا تھا کہ روسیوں کو موقعہ ہے کہ فوجوں کو ایک مضبوط طریق سے رکھیں جو کہ فتح کے فیصلہ ہونے سے پہلے رکھنی چاہیں -

لنڈن دسمبر ۱۲ - ڈیلی میل کا ایک نامہ نگار قاہرہ سے خبر دیتا ہے کہ ترکی سیریا فوج سے سپاہی اکثر بھاگ جاتے ہیں - ایک ۲۴۰۰۰ کی فوج میں سے ۹۰۰۰ آدمی ۵ میل کے چلنے میں کھوگئے -

لنڈن دسمبر ۱۲ - بوڈا پیسٹ سے ایک چٹھی جو کہ مارننگ پوسٹ میں شایع ہوئی - اس میں ذیل کی خبر ہے - ایک پوشیدہ خبر سے معلوم ہوا کہ کیلیے کل سے لیا گیا اور چونکہ یہ ۱۵ دیں دفعہ ہم کو یہ خبر ملی ہے - اس واسطے لوگ اس پر ہنستے ہیں -

ڈیلی دسمبر ۱۲ - مغربی زرنگاہ سے کوئی خبر نہیں ہے - لیکن ایک فرانسیسی چشم دید گواہ بیان کرتا ہے کہ تمام اس طرف فرانسیسی توپخانہ اور گھوڑ چڑھے جم گئے ہیں -

پولینڈ میں جرمنوں کا زیادہ زور لوڈس کے گرد ہے - لیکن روسیوں نے تمام حملے پسپا کر دیئے - کراکو سے کوئی تازی خبر نہیں ہے -

سر ایل میلٹ - برٹش ایلچی جو کہ قسطنطنیہ میں ہیں - لڑائی سے پہلے کی حالت کا بیان کرتے ہیں - اوایل ہی میں سپاہ انور بیگ کے زیر حکم یعنی بالکل جرمنوں کے ہاتھ میں تھی - نہ ہی صرف برسلیو اور گوبن پر ہی جرمن ملاح تھے - بلکہ جرمنوں کا اثر بھی ترکی فوجوں میں تھا -

خبر ہے کہ جرمنوں نے سینٹ ل گرجے کو توپ سے اڑا دیا بہت سے جرمن ورد وائیل اور باسفورس کے قلعوں میں نوکر تھے - جرمن فوجی افسر خود سیریا میں تیاری کر رہے تھے - اور مصر کو دھمکی دیتے تھے - انہوں نے ایلچی بھیجے اور بدوؤں کو رشوت کا لالچ دیا اور فوج بنانے کی ترغیب دی - خود خدیو نے جو کہ سازش کنندوں میں سے ایک تھا - جرمن ایلچی کی اطاعت کی - سر ایل میلٹ بیان کرتے ہیں کہ یہ بالکل سچ ہے کہ ۲۹ اکتوبر کو روسیوں کے بندرگاہ اڈیسہ پر حملہ کرنے کا حکم جرمن امیر البحر نے دیا تھا -

سر ایڈورڈ گرے اس بیان سے متفق ہیں اور لکھتے ہیں کہ ترکیوں نے لڑائی اچانک جرمنوں کے اکسانے سے شروع کی لیکن ہمیشہ انگلستان کی مرضی تھی کہ ترکی سے نفاق رکھ چھوڑنہ کریں - اور حضور والا نے بہت کوشش کی کہ ان باتوں کی ہمت دلائی کہ عمدہ تھیں -

---

تار برقیات

جنرل بوتھا نے ایک اعلان شایع کیا ہے کہ بغاوت اب بالکل تمام ہوگئی ہے۔ اور خاص سرگروہ یا تو مر گئے یا پکڑے گئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب جرمنوں کو روکنا چاہیے جو کہ اب پھر یونین کی صلح اور آزادی میں خلل انداز کرنا چاہتے ہیں۔

دہلی دسمبر ۱۳ روسی کمانڈر انچیف بحری فوج کو مبارکبادی دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ برطانیہ بیڑے نے ہمارے بھروسے اور آخر کار متحدین کی فتح میں بڑی مدد کی بحری فوج اس مبارکبادی کے جواب میں کہتی ہے کہ جاپانی منسٹر نے کہا۔ اگرچہ برطانیہ نے جنوبی بحر ظلمات میں شکست دی ہیں یہ زیادہ تر جاپانی بیڑے کی طاقتور اور ان تھک مدد کا نتیجہ ہے۔ جو کہ حاصل ہوا ہے۔

پیرس پر جو کہ سخت لڑائی ہو رہی تھی۔ بند ہوگئی ہے۔ جرمنوں کے تین متواتر حملے پسپا ہوئے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنوں نے فرانسیسیوں کو خندق میں جا لیا مگر پھر اُن کو فرانسیسیوں نے پکڑ لیا اور آگے بڑھ کر ایلیس میں آسپیچ قلعہ کو لے لیا۔

ایک روسی خبر سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں کے علاوہ دن و رات کے حملے پسپا ہوئے اور روسیوں نے اُن کا تعاقب کیا۔ لودکس کے شمال میں جرمنوں کے بہت سے حملے پسپا ہوئے کراکو کے جنوب میں روسی حملے جاری ہیں۔

سرویوں کی ایک نیم سرکاری خبر سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹریوں کی کثیر فوج ہونے کے سبب سے سرویا والوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ بعدہ ایک ماہ تک۔ تاکہ زیادہ تیاری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کریں۔ آخر کار لڑائی ۳ دسمبر سے ۸ دسمبر تک مونٹ رڈنیا کی وادیوں میں ہوئی اور اس میں آسٹریوں کی دائیں صف کو شکست ہوئی اور تمام مارے گئے۔ دشمن پھر واپس جا رہے ہیں اور والجیو اور ازیکا پھر لے لیا ہے۔

سرایڈورڈ گرے نے لنڈن میں سروی ایلچی کو مبارکبادی دی۔

لارڈ کچنر کی سرکاری خبر سے ظاہر ہے کہ جنوبی افریقہ میں بغاوت بالکل بند ہوگئی ہے۔ اور قریباً ۷۰۰۰ باغی پکڑے گئے۔ جنرل بیرس کی لاش مل گئی ہے۔

فرانس پھر سرکاری پایہ تخت ہو گیا ہے۔ جہاں کہ کل کیبنیٹ جمع ہوئی تھی۔

لنڈن۔ دسمبر ۱۱۔ پریس کا بیان ہے۔ کہ امیر البحر سٹرڈی کہتے ہیں کہ بحری لڑائی میں ۷ آدمی مارے گئے۔ اور ۴ مجروح۔ افسروں میں سے کسی کو کچھ نقصان نہیں ہوا۔

اسٹرڈم کی سرکاری خبر ہے کہ فاک لینڈ جزائر سے تین جرمن جنگی جہاز ڈوب گئے وہ گلاسگو اور کانوپس کو ڈھونڈ رہے تھے۔ لیکن ایک مضبوط انگریزی بیڑا ہمارے جہازوں کو تباہ کرنے کے لئے تیار کیا گیا۔ آگے خبر ہے کہ جرمنوں کو فن برگ اور ڈرسیڈن کے نقصان کا خیال بھی کرنا چاہیے۔ کیونکہ برطانوی جہاز تیز رفتار اور مسلح ہیں۔

لنڈن دسمبر ۱۲ بحری محکمہ اسباب کی شہادت نہیں دیتا کہ لیبونس ایریس سے کوئی خبر نیویارک میں موصول ہوئی ہے کہ برطانوی جہازوں نے جرمن والوں کے جہاز ڈبائے۔ اُن میں شاملن ایکس لکسرین اور نٹال شامل ہیں۔ یہ بھی بیان ہے کہ برطانوی اور جاپانی بیڑوں کے درمیان جرمن پکڑے گئے سکارنہورسٹ گولہ باری کرتا رہا اور آخر کار اُس کی توپیں زایل ہوگئیں۔ فرن برگ بہت تعاقب کے بعد پکڑا گیا۔ اطاعت نامنظور کی اور لڑتا رہا اور آخر کار ڈوب گیا۔

لنڈن دسمبر ۱۲ پیرس کی گذشتہ رات کی خبر ہے کہ جرمنوں کا ایک سخت حملہ پیرس میں پسپا ہوا۔ اور جرمن والوں نے جس خندق کو لیا تھا وہ پھر فرانسیسیوں نے لے لی ہے۔

لنڈن دسمبر ۱۲۔ ڈیلی میل کا ایک نامہ نگار بیان کرتا ہے۔ کہ شمالی فرانس میں فرانس والوں نے لابسے لے لیا ہے۔

لنڈن دسمبر ۱۲۔ برلن۔ ورمیلس کا لینا بہت غور طلب ہے۔ اور یہاں سے جرمنوں کے بہت سے حملے پسپا ہوئے۔

لنڈن ۱۳ پیٹروگراڈ کی ایک خبر ہے کہ جمعہ کے دن گوبن نے معہ ایک کشتی برس ویٹ کے باطوم پر گولہ باری کرنی چاہی لیکن جب قلعے سے گولے چلے تو یہ فوراً بھاگ گیا۔ اور صرف تین فائر کئے۔ نقصان خفیف ہوا۔

اڈیٹوریل نوٹس

پھلدار ہونے کی برکت

جس قدر برکتیں خدا نے بنی اسرائیل کی قوم اور اُن سے پہلے کے بزرگوں کو دیں تھیں۔ اُن میں سے سب سے اول اور ضروری برکت برو مندی اور نسل کی زیادتی کی تھی۔ مثلاً خدا آدم اور حوا کو فرماتا ہے کہ "پھلو بڑھو اور زمین کو معمور کرو۔" ایسا ہی نوح اور اُس کے بیٹوں کو پہلی برکت دی کہ "پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو۔" ابرہام کو برکت دیتے ہوئے سب سے پہلے فرمایا "میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا" اور اضحاق سے فرمایا کہ "میں تیرے ساتھ ساتھ ہوں اور تجھے برکت دونگا اور اپنے بندے ابرہام کے لئے تیری نسل بڑھاؤنگا۔" اور یعقوب سے وعدہ کیا کہ "تیری نسل ایسی ہوگی جیسی زمین کی گرد" وغیرہ۔ اسی طرح تمام لعنتوں سے بڑھکر لعنت "پیٹ کے پھل سے محروم رہنا ہے۔" جب خداوند مسیح نے بیت عنیاہ کے رستہ میں چلتے ہوئے انجیر کے درخت کو لعنت دی۔ اس کو یہی کہا کہ "آئندہ کوئی تجھ سے کبھی پھل نہ کھائے۔" اس سے خداوند مسیح نے سب سے پہلے بنی اسرائیل کی تشبیہہ ظاہر کی کہ جس طرح یہ انجیر کا درخت پتوں سے لدا ہوا ہے۔ اور اُس میں پھل نام کو بھی نہیں۔ اسی طرح یہودی کلیسیا بھی اپنے تمام مذہبی اور مجلسی اور اخلاقی نمائشی زرق برق کے باوجود بھی جو شل تھیں کے بے فی الحقیقت بے پھل تھے اور ان کو پھر بھی سراپ ملا وہ بے پھل رہیں۔ ایسا ہی آج وہ ساری قوم تمام مذہبی امور کے پھل لانے سے محروم ہیں۔ انہوں نے مسیح کو ترک کیا اور اُن کا گھر ویران چھوڑا گیا۔ اسی مشابہت کے ساتھ آج ہم ہر کلیسیا کے بارے میں بھی خیال کر سکتے ہیں۔ جو اپنی تمام ظاہری رسوم اور عبادتوں کے دستورات پورا کرتے ہوئے بھی بے پھل رہ گئی ہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر بھی یہی فتوے لگایا جائے کہ "آئندہ کوئی تجھ سے کبھی پھل نہ کھائے" اور پھر ویسا ہی ہر مسیحی سے کہیں یہ خطاب نہ کیا جائے۔ ہمیں ہر لمحہ اور ہر گھڑی ہوشیار رہنا چاہئے کہ کہیں یہ سراپ ہمیں نہ مل جاوے۔ کیونکہ خداوند کی یہی مرضی ہے۔ کہ ہم پھل لائیں اور کثرت کیساتھ پھل لائیں۔ جیسا پھل لانا برکت کا باعث ہے۔ اور خود برکت ہے۔ ویسے ہی پھل نہ لانا لعنت کا باعث بلکہ بذات خود لعنت ہے۔ یہ برکت اور لعنت طبعی مذہبی اور اخلاقی ہر سہ صورتوں کو محیط ہے۔ طبعی بے ثمری اس امر کی دلیل ہے کہ خدا کی برکت ایسے شخص پر نہیں ہے۔ اور طبعی لعنت اس امر کا بھی ثبوت ہے کہ خدا بے پھل سے ناراض ہے کیونکہ اس میں روحانی پھل نہیں ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہمیں یہی کوشش کرنی ضروری اور لازم ہے کہ ہم روحانی پھل لائیں۔ تاکہ خدا ہمیں جسمانی پھلوں سے بھی مالا مال کرے۔

انٹورپ جو نسبت لیورپول کو انگلستان یا جزائر برطانیہ عظمیٰ سے ہے وہی انٹورپ کو براعظم یورپ سے۔ یہ شہر یورپ میں سب سے بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔ اور بلجیم اور جرمنی ہر دو کی تجارت کا آماجگاہ تھا۔ براعظم کے بندرگاہوں میں سے سب سے زیادہ دولت مند تھا۔ پانچ لاکھ کی آبادی تھی۔ سالانہ درآمد و برآمد کی قیمت ایک کروڑ ۰۰ لاکھ پونڈ تھی۔ نیپولین بونا پارٹ نے اس شہر کا نام "انگلستان کے سر پر پستول" رکھا تھا۔ جبکہ یہ شہر ۱۷۹۴ء سے ۱۸۱۴ء تک فرانسیسیوں کے پاس رہا تو اُس نے جنگی نقطۂ خیال سے اس کو نہایت ضروری تصور کیا تھا۔ یہاں ۳ میل لمبا سمندر کے کنارے جہازوں کے چھپنے کی جگہ بنی ہوئی تھی جس کی لاگت چالیس لاکھ پونڈ تھی۔ اور اس کا افتتاح ۱۸۵۵ء میں ہوا تھا اور ۱۸۹۹ء میں اس کو اور زیادہ توسیع دی گئی تھی۔ بہت سی تاریخی یادگاریاں یہاں موجود ہیں اور شہر پرانی عمارتوں سے بھرپور ہے۔ ہسپانیہ والوں نے سولھویں صدی میں اس شہر کو زمین دوز کر ڈالا اور یہاں کے آٹھ ہزار باشندوں کو تہ تیغ کر دیا تھا اور ایک ہزار عمارتیں مسمار کر دی تھیں۔ کل نقصان کا اندازہ دو لاکھ پونڈ تھا۔ ۱۸۳۰ء میں جو انقلاب واقع ہوا تھا اس میں پھر اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی تھی۔ اور ۱۸۳۲ء میں فرنچ مارشل جیرارڈ نے پچاس ہزار آدمیوں سے چوبیس دن تک محاصرہ کرکے گولہ باری کی۔ مگر شہر نے اطاعت قبول کر لی تھی۔ سب سے عمدہ نفیس اور بیش قیمت اور صنعت کاری کا مصنع انٹورپ کا کیتھیڈرل تھا۔ چودھویں صدی میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اور سو سال کے بعد مکمل تیار ہو گیا تھا۔ یہ کیتھیڈرل ہندلنڈس کے گاتھی گرجا گھروں میں سے سب سے بڑا اور نہایت ہی خوبصورت ہے۔ ایک سو پچیس ستونوں پر اُس کی چھت پڑی ہوئی تھی اس کی مینارہ ۴۰۲ فیٹ بلند ہے جس کے اندر

گھنٹوں کی ایک عظیم الشان قطار ہے۔ جو عبادت سے پہلے بجا کرتے ہیں۔ اس کے اندر ریوبین کے تین عمدہ ترین صنعت کاری کے نمونے بنے ہوئے موجود ہیں جن کے نام انگریزی میں ڈیسینٹ فرام دی کراس"۔ "ایلیویشن آف دی کراس"۔ اور دی ایزمپشن" ہیں کتھیڈرل کے نزدیک خود ریوبین کا ایک ریختی بت بنا ہوا موجود ہے جس کی بلندی ۳۰ فیٹ ہے۔ اور جو بیس فیٹ بلند پشتہ یا چبوترہ پر نصب ہے۔ انٹورپ کی خاص عمارت "ہوٹیل ڈی ولے" ہے جو ۱۵۶۴ء میں تعمیر ہوا تھا۔ جس میں نہایت ہی بیش قیمت سامان زیبائش اور تصویرات وغیرہ قرینہ سے لگے ہوئے ہیں۔ روایت ہے کہ انٹیگونس ان جہازوں سے جو وہاں کے بندرگاہ میں آکر پناہ لیا کرتے تھے۔ بڑے بڑے خراج لیا کرتا تھا۔ اور جو مالک جہاز یہ خراج دینے سے انکاری ہوتا تھا اس کا ایک ہاتھ کٹوا کر دریا میں پھینکوا دیا کرتا تھا۔ اسی سے اس شہر کا نام انٹورپ ہو گیا۔ جو لفظ مرکب ہے "ہینڈ" یعنی ہاتھ اور "ورپن" بمعنی پھینکنا ہے۔

کبوتروں کی جان پر جنگ کا وبال

ان باشندگان غیر کے پاس جو لندن یا انگلستان کے دیگر حصص میں ہیں۔ جس قدر کبوتر ہیں حکام انگلستان انہیں ضبط کرنے یا مروا ڈالنے پر کیسے طرح تلے ہوئے ہیں۔ وجہ یہ ہوئی کہ ایک ماہر کبوتر باز نے حکام کو مشورہ دیا تھا کہ جرمن باشندے سالہا سال سے اپنے کبوتروں کو اسبات کی تعلیم دے رہے ہیں کہ وہ وہاں سے اڑ کر انگلستان کے مختلف مقامات تک آویں نہیں کبوتروں کے ذریعہ سے کئی ایک مقامات گذشتہ سالوں میں خط وکتابت بھی ہوتی رہی ہے۔ اس امر کا ثبوت اس مالی امداد سے مل سکتا ہے۔ جو گورنمنٹ جرمنی کی جانب سے بڑے بڑے کبوتر خانوں کو ملتی رہی ہے۔ اور شاید آجکل بھی مل رہی ہے۔ کبوتر مختلف مقامات کے سنگین قلعوں میں رکھے جاتے ہیں اور جرمن باشندے انہیں عرصہ سے کام میں لا رہے ہیں۔

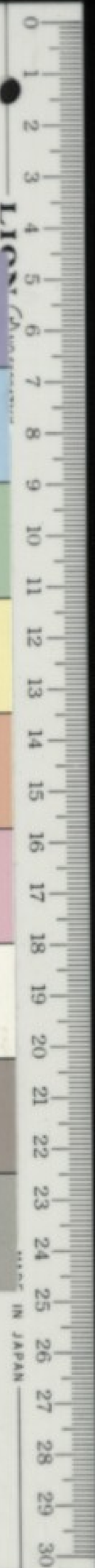
ماہرین کو نے بیان کیا ہے کہ ایک کبوتر دس گھنٹے میں ۶۰۰ میل اڑ سکتا ہے۔ گویا ایک گھنٹے میں ۶۰ میل کی مسافت طے کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ ذرا غور فرمایئے ہندوستان میں تیز سے تیز ڈاک گاڑی بھی اس رفتار سے اپنی مسافت طے نہیں کر سکتی۔ جس قدر چستی اور چالاکی سے یہ جانثار اور وفاشعار پرندہ اپنے مالک کی تابعداری میں سمندروں اور پہاڑوں سے گذرتا ہوا ایک خط مکتوب الیہ کے صحیح اور درست پتہ پر پہونچا دیتا ہے۔ بحر شمالی کے ملاحوں کے لئے کبوتر کو مار کر نیچے گرا دینا۔ انگلستان کے کبوتروں کے پروں پر یہ کا نشان بنا ہوا ہے۔ جس کبوتر کے پر دل پر یہ نشان نہیں ہوتا اسے نشانہ بندوق بنا دیا جاتا ہے۔ جنگ کے شروع ہونے سے ہی خفیہ پولیس انگلستان کے کبوتر خانوں کو دیکھتی رہی ہے۔ اور اس نے وہاں کے جرمن باشندوں کو اپنا ہر ایک کبوتر اپنے ہاتھ سے مارنے پر مجبور کیا ہے۔ جن میں سے بعض کبوتر دس دس پونڈ کے تھے۔ (اخبار عام)

طاعون کا شکار قرغہ

اگرچہ اس متعدی مرض کے روکنے کے لئے صدہا کوششیں کیگئی ہیں اور ان میں سے بہت سی کارگر بھی ثابت ہوئی ہیں لیکن ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس مہلک متعدی مرض کا نشان صفحہ ہند سے اٹھ گیا ہے۔ بہر صورت اس عارضہ کے مریضوں کی تعداد میں ایک نمایاں تخفیف ہو گئی ہے چنانچہ ہفتہ گذشتہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل ہندوستان میں اس مرض نے ۲۰۱۶ آدمیوں پر حملہ کیا جنکی تفصیل یہ ہے

احاطہ بمبئی اور سندھ	۵۶۶ اموات		
" مدراس	۹۸ "		
" بہار اڑیسہ	۵۷ "		
صوبجات متحدہ آگرہ واودھ	۲۵۷ "		
پنجاب	۱۰	برما	۳۹
ممالک متوسط	۲۳	کورگ	۲
میسور	۱۸۱	حیدرآباد	۱۴۱
راجپوتانہ	۳۴	کشمیر	۸

(ر)



جنگ سے ایک سبق

گذشتہ کئی ایک پرچوں میں ہم نے متعدد سبقوں کا ذکر کیا ہے۔ جو یورپ کے موجودہ جنگ عظیم نے دنیا کو سکھائے ہیں۔ آج ہم وہ اخلاقی سبق بتانا چاہتے ہیں جو ہم اس سے سیکھ سکتے ہیں۔ اس جنگ نے دنیا کو اس وقت نہایت سنجیدہ اور طاقتور ذی جنون معتدل بنا دیا ہے۔ قومیں اب جان کی قدر کرنے لگی ہیں۔ اور بڑی سنجیدگی اور دل درد کے ساتھ اس کی قدر و منزلت پہچانتی ہیں۔ برطانیہ عظمیٰ میں گذشتہ زمانہ کی طرح زندگی کے اجزا میں فٹ بال اور متحرک تصویرات کی نمائشیں ٹینس اور دیگر کھیلوں کی نمائشیں متصور نہیں ہوتے۔ بلکہ زندگی کے بڑے سنجیدہ معانی لئے جاتے ہیں جن میں سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو اخلاقاً بڑی قومی اور طاقتور ہوگی۔ اور یہ قوم باوجود اپنی اعلیٰ ترین مردمیت اور انسانیت کے قربانی کی طبعی رغبتوں کے بھی ہزار میں بڑھی ہوئی اور اپنے اعلےٰ تصور کو پہونچی ہوئی ہوگی۔ ہوس آف کامنز اور اس کے باہر بھی ظلم اور سختی کی آواز بڑے ٹھنڈے دل سے دبا دی گئی ہے۔ اب دنیا ایسی قیمت دینے پر آمادہ نہیں ہے۔ مگر اس نتیجہ کی آرزومند ہے۔ جس سے اس مرض کا مداوا ہو جائے گا۔ جو دنیا کی سوسائیٹیوں کے اندر پھیلا ہوا ہے۔

صلح و امن کا شہزادہ کیا چاہتا ہے؟

موجودہ جنگ یورپ کے نتائج کو ممکن ہے کہ دانا سے دانا آدمی بھی نہ دیکھتے تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ مگر جو مسیحی انجیل مقدس کا مطالعہ کرتا ہے۔ وہ ہمارے خداوند کے ان الفاظ کو نہیں بھول سکتا کہ "اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا۔ کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے۔ لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا" وہ جو آسمانوں کے آسمانوں پر تخت نشین ہے۔ اور دنیا کی ساری چیزیں اور کام جس کے اختیار میں ہیں سب کچھ تہ و بالا کر دیگا اور حکمرانی کریگا۔ تاوقتیکہ وہ نہ آئے کہ سلطنت کرنا جس کا حق ہے اور وہی سارے بادشاہوں اور شہنشاہوں پر حکومت کریگا۔ "جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائینگے"۔ لیکن قبل ازیں جو سبق ہم اس سے سیکھ سکتے ہیں یہ ہے کہ مسند صلح و امن کے سامنے ہوکر بین الاقوامی سوالات کے ماتحت ہوں۔ اور اس کے فیصلجات کو یوں تسلیم کریں کہ وہ گویا صلح کے شہزادہ کی مرضی ہے۔

مکمل کلیسیا

یہ ایک بدیہی اور کلیہ قاعدہ ہے جو چیز مکمل ہوگی اس کے اجزا ترکیبی بھی مکمل ہی ہونگے۔ اور جو شخص کوئی چیز مکمل بنانا چاہے ضرور ہے کہ وہ اس کے اجزا ترکیبی کو پہلے مکمل کرے۔ یہی قاعدہ مسیح کی کلیسیا کے بارے میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اور ہونا چاہئے۔ مکمل یا اعلیٰ معراج کو پہنچی ہوئی کلیسیا کے ممبران بھی مکمل اور اعلیٰ معراج کو پہونچے ہوئے ہونے چاہئیں۔ کاشکہ ہر ایک مسیحی اس حالت تک پہونچنے کی کوشش کرے اور خدا سے اس کے لئے امداد پانے کی دعا کرتا رہے کیونکہ جس کلیسیا کی مسیح آرزو کرتا ہے اور جس کے لئے اس نے اپنی بیش قیمت جان دی اس کو ویسا ہی بننا چاہئے جیسا کہ مسیح چاہتا ہے۔ یعنی "تاکہ ایسی جلال والی کلیسیا بنے۔ جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی ایسی چیز نہ ہو" تو اس کے ممبران کو لازم ہے کہ وہ پاک صاف اور مخلص اور نیک نہیں روح القدس سے معمور ہوئے ہوں۔ اور اس کی خدمت پر تن من دھن سے مشغول اور منہمک رہیں۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کلیسیا کے دشمن اس کی نکتہ چینی کرتے اور اس میں عیب نکالتے اور اُن کی طرف انگشت نمائی کرتے ہیں۔ مخالفین کہتے ہیں کہ کلیسیا کے اندر تو بہت سی برائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور اس کے اندر غیر تشفی بخش حالات کا سمندر موجزن رہتا ہے۔ جب لوگ ایسے الزام نفرت بھری طبیعت سے کلیسیا پر لگاتے ہیں تو ایسی حالت میں عیب جوئیوں سے کہنا زیادہ انسب معلوم نہیں ہوتا ہے کہ تم ہی ذرا کلیسیا کے اندر آجاؤ اور نیک نمونہ دو۔ بلکہ اس کے ممبران کو واجب ہے کہ اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالیں اور اپنی نالائقیوں سے پشیمان ہوں اور نبیوں اور رسولوں اور سب سے بڑھ کر مسیح کا نمونہ دیکھیں اور اس کی پیروی کریں۔ کمالیت اسی وقت آتی ہے جب کامل نمونہ پر غور سے دھیان دیں اور اس کی تقلید کریں۔ نامکمل نمونوں ہی کو دیکھ دیکھ کر مسیحی نامکمل رہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسیحی کمالیت کو نہیں پہونچتے۔ کیونکہ وہ کامل نمونہ کو چھوڑ کر اوروں کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور ویسا ہی کرتے ہیں آئیڈیل یا مکمل کلیسیا بننے کے لئے مسیح ہی کا نمونہ کافی ہے۔ جو خود کامل اور ہر روحانی اور اخلاقی امور میں اعلےٰ معراج یا اعلےٰ تصور یا ہائیسٹ آئیڈیل ہے۔

مکمل کلیسیا کے نشانات

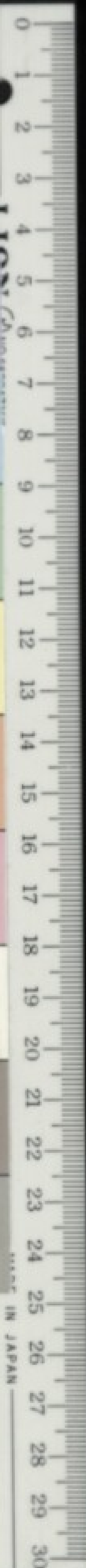
مسیح کا یہ قول کہ "ہر ایک اچھا درخت اچھے پھل لاتا ہے اور برا درخت برے پھل لاتا ہے"۔ اور کہ "ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچان لوگے"۔ ایک ایسی کسوٹی اور معیار ہے جس سے ہم ہر ایک شئے کو پہچان سکتے ہیں۔ اسی اصول اور

قاعدہ کے مطابق ہم ہر ایک کلیسیا کو بھی پہچان سکتے ہیں کہ آیا کون سی کلیسیا مکمل ہے اور کونسی نامکمل۔ کلام کے پڑھنے سے اور عقل تجربہ اور مشاہدہ ہر سہ سے یہ واضح ہے کہ مکمل کلیسیا میں یہ نشانات ہونے چاہئیں یعنی کہ (۱) مکمل کلیسیا کے لوگ خدا سے محبت رکھیں گے۔ مخلص خدا کی مخلص عبادت والا پرانا مذہب ہی ہر ایک زندگی کا اصول باعمل ہونا چاہئے۔ اس قسم کی عبادت غیر موزوں الوقت نہیں ہے۔ سچا اور پیار سکھانے والا اور روحانی مذہب مکمل کلیسیا کا ایک نہایت ہی ضروری عنصر ہے۔ جہاں کے لوگ سر نو پیدا ہو گئے ہیں۔ بالکل تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور خدائی محبت میں ہو کر باہم مل کر زندگی بسر کرتے اور کام کرتے ہیں۔ وہاں سے وہ ساری مشکلات بہ آسانی کافور ہو جاتی ہیں جو اُن کی ترقی کی سد راہ ہوتی ہیں (۲) دوسری علامت ہے کہ مکمل کلیسیا میں مسیح کی حقیقی انجیل پر ایمان لانا اور اسی کی تعلیم دی جاتی ہے ایسی کلیسیا میں بدعت کی سمائی نہیں ہوتی۔ اس حقیقت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ گناہ موجود ہے۔ اور دنیا کی موجودہ حالت بھی اس امر کی موئید ہے۔ پلپٹ پر سے اس قسم کی تعلیم کی اشاعت ہونی چاہئے۔ کہ ہم یسوع مسیح کے خون کے ذریعہ سے گناہ کی طاقت اور جرم سے کس طرح رہا ہو سکتے ہیں؟ گناہ کی نجاست روح القدس کس طرح ایماندار کے اندر سے دور کرتی ہے؟ ہم کس طرح مسیح کے ہمشکل بن سکتے ہیں؟ دنیا کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے؟ ہم کو دنیا میں کس طرح کی زندگی بسر کرنی لازم ہے۔ وغیرہ۔ جب لوگ انجیل کی ان بڑی بڑی تعلیمات پر صدق دل سے ایمان لائیں گے تو وہ مکر غیر مسیحیوں کو مسیح پر ایمان لانے اور اُس کے ساتھ محبت کرنے اور اس کے تابع رہنے کے لئے بلانے میں جان سے کوشش کریں گے (۳) مکمل کلیسیا میں اُس کے ممبران تعظیم اور محبت اور سنجیدگی کیساتھ روح اور راستی سے باپ کی پرستش کریں گے۔ ایسی کلیسیا دعا اور عبادت کی کرۂ ہوا ہی میں زندگی بسر کرے گی۔ مرد اور عورت بڈھے اور جوان سب مل کر خدا کے کلام کا مطالعہ اور اُس سے دعا کریں گے۔ اور اس طرح خدا کی قربت حاصل کریں گے جس جگہ وہ خدا کی تعریف اور شکر گذاری کے گیت گائیں گے۔ اس سے دعا کریں گے کلام پڑھا اور سنا جائیگا وہ نہایت مقدس اور پر جلال جگہ ہوگی وہاں چغلی غیبت فساد ایک دوسرے کا نقصان کرنا غرور شیخی اور حسد کا نام و نشان نہ ہوگا۔ بلکہ برعکس اسکے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ میل محبت امن چین اور خیر خواہی جانبین کیساتھ بسر کریں گے (۴) مکمل کلیسیا ہر سال ہر مہینے ہر ہفتہ اور ہر روز اپنے آپ کو درست چال چلن اور نیک طرز معاشرت میں ظاہر اور منکشف کرے گی اس کے ممبران نہ صرف غلط کاریوں اور غلط طرز معاشرت سے پرہیز کریں گے۔ بلکہ وہ ہر ناراستگی کی مخالفت کریں گے اور عملی طور پر خدا کی راہوں کی تلقین کریں گے۔ وہ راستبازی اور پرہیزگاری کی حمایت کریں گے۔ وہ سچائی اور دیانت داری سنجیدگی اور پاکیزگی کی چال چلیں گے۔ اور وہ اپنے بچوں کی ایسی پرورش اور تادیب کریں گے کہ اُن کی اولاد خدا کے خوف اور باہمی محبت میں پرورش پاویگی اور نشو و نما حاصل کر کے ایک ایسی پشت بنیں گے جو بالکل مقبول خدا اور خدا کی قوم ہونگے (۵) مکمل کلیسیا میں خدا کی سکرامنٹیں دیانتداری کے ساتھ مستعدی سے لگاتار عمل میں آتی رہینگی۔ جو فضل کے وسیلے ہیں۔ اور خدا کے خزانہ میں فراخ دلی سے باقاعدہ دیتے رہیں گے۔ وہ خداوند کو اپنے مال اور اپنے پہلے پھلوں میں سے مطابق اُس کی ہدایت کے دیا کریں گے۔ وہ خداوند کے حضور نرم مزاجی اور یقین کے ساتھ چلتے رہیں گے ایسی ہی کلیسیا فضل میں اور خداوند یسوع مسیح کی پہچان میں برابر بڑھتی رہیگی۔ اور اُس کی محنت جو وہ خداوند میں کرے گی کبھی رائیگاں نہ جائیگی۔

جنگ کس طرح بند ہو سکتی ہے؟

یورپ کے اس تھوڑے سے عرصہ کے مگر نہایت ہی سخت اور ہیبت ناک اور نقصان رسان جنگ میں ہر ملک اور قوم اور مذہب کی یہی دعا ہے اور دلی آرزو ہے کہ یا الٰہی کر فضل! یا الٰہی یہ جنگ بہت جلد موقوف ہو۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ جنگ موقوف ہو کس نہج سے؟ اس کا موقوف ہونا تو ضروری ہے۔ مگر متخاصمین جنگ بند کرنے پر رضامند نہیں ہیں۔ اور بیرونی سلطنتوں اور کوشش کرنے والوں میں تاحال اس جنگ کو بند کر دینے کے لئے متخاصمین کو کہنے اور اُن پر زور دینے کی طاقت ہی نہیں۔ بیچے تو جانے پر ہیں مگر جھٹنے کی طاقت نہیں۔ کوئی ایسی صورت فی الحال نظر نہیں آتی جس سے یہ جنگ بند کر دیجائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اگر کوئی طاقت اس کو بند کرے تو وہ بالضرور باہم جنگ کرنے والی طاقتوں اور جنگ کو بند کرنے کی خواہشمند سب سلطنتوں اور قوم کی طاقت سے زیادہ ہوگی۔

فی الحال متخاصمین کی طاقت نقطۂ مساوی الوزنیت پر ہے جس سے ہم بآسانی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جنگ ابھی کچھ دن اور ایک دوسرے پر آتش افگن رہیگی۔ اور جب تک کہ اُن میں سے ایک جانب کی طاقت کم نہ ہو تب تک جنگ کی موقوفی کا خواب دیکھنا بے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ جب تک روپیہ اور سپاہ کی کمی نہیں ہوتی تب تک امن کا خیال کرنا فضول معلوم ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ آخر.. ہر شے کی حد ہوتی ہے۔ مال اور جان کا سخت اصراف ہوتا ہے



مال اور جان بے قیاس برباد اور ہلاک ہو رہے ہیں۔ لازم ہے کہ جنگ کا بہت جلد خاتمہ ہو جائے ورنہ سارا یورپ ویران اور سنسان ہو جائے گا۔ صدیوں تک یورپ کو اس جنگ کا خمیازہ اُٹھانا پڑے گا۔ ممکن ہے کہ یہہ احساس عامہ ایک گونہ جنگ میں التوا کر دے۔ مگر کوئی زمینی کوشش اس جنگ کو رفع نہیں کر سکتی۔

ہاں! ایک چیز ہے جو جنگ کو بند کر دا کے ہر جگہ امن وچین رائج کر سکتی ہے۔ وہ زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہے۔ وہ ہمارے خداوند مسیح کی انجیل ہے۔ متخاصمین قوموں میں سے بہت سی ایسی ہیں جنہوں نے انجیل سے روگردانی کی اور ریشنلزم اور میٹیریلزم کی طرف جھک گئی ہیں۔ چاہئیے تو تھا کہ وہ خدا کی طرف پھرتیں اور اُس کی تابعداری کرتیں۔ مگر برعکس اس سے منحرف ہو کر اپنی عقل کی پیروی اور مادیت میں غرق ہو گئی ہیں۔ اور اپنی اپنی طاقتوں علم اور دولت پر فخر اور بھروسہ کر رہی ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ وہی پرانی طرز کی مسیحی سچائیاں ہیں وہی وسائل ہیں جن سے انسان کا دل اور زندگی بدل سکتی ہیں اور اسی کے ذریعہ سے لوگ صلح کی راہ پر رواں ہو سکتے ہیں۔ اب وقت ہے کہ تمام تجددات مذہبی کو یک قلم چھوڑ کر انجیل کی اُنہیں پرانی صداقتوں کی طرف رجوع کیا جائے جن کی تعلیم خداوند مسیح نے انجیل میں دی اور رسولوں نے بیان کی ہیں۔ صرف خدا ہی مسیح کی انجیل کے ذریعہ سے جنگ کو موقوف کر سکتا ہے۔ اور ہماری زمین کو نیا بنا سکتا ہے جس میں کہ راستبازی بسے۔

سبت کا موازنہ فریسی اور مسیحی نقطہ خیال سے

بائبل کے پڑھنے اور صحیفہ فطرت کے مطالعہ سے یہ حقیقت بخوبی مصدق ہو جاتی ہے۔ کہ جو باتیں انسان کے خیال کے مطابق درست ہوتی ہیں۔ وہی خدا کے خیال کے مطابق غلط ہوتی ہیں۔ وبالعکس چنانچہ بائبل میں مسطور ہے۔ "خداوند کہتا ہے کہ میرے خیال تمہارے سے خیال نہیں۔ اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں۔ کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے اونچے ہیں اسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے" (یسعیاہ ۵۵ ۸ و ۹) اسی طرح تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی معاملہ کے بارے میں کوئی شخص کچھ اور سوچتا اور کرتا ہے مگر خدا کی مرضی اور عمل اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اسی لئے اکثر ممالک میں اسی مطلب کی ضرب الامثلیں بھی زبان زد عام ہو گئی ہیں۔ مثلاً انگریزی میں "مین پروپوزز گاڈ ڈسپوزز" پنجابی میں "ملا کرے کوئیاں رب سدھیاں پاوے"۔

یہی صورت سبت کے بارے میں ہم فریسی اور مسیحی نقطہ خیال سے اس وقت دیکھتے ہیں جب مسیح خداوند کے سامنے سبت کے روز ایک جلندر کے مرض کا مریض شفا دیئے جانے کے لئے پیش کیا گیا تھا۔ اُس وقت فریسیوں کے منطقانہ مقدمات یہ تھے کہ سبت کا تعلق خدا سے ہے۔ پس حق نہیں کہ آدمی اُس روز کوئی کام کرے۔ حتیٰ کہ کسی مریض کو تندرست کرنا بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ انسانی کام ہے۔ پس اُس جلندر کے مریض کو بھی سبت کے روز چنگا کرنا واجب نہیں ہے۔ مگر مسیح کے خیالات فریسیوں کے سے خیالات نہیں تھے۔ مسیح کے خیالات اُن کے خیالات سے کہیں بلند و بالا تھے۔ اور مسیح کے خیالات مذہب کی عین بنیادی باتیں تھیں۔ اور ایسی جنکو خدا منظور کرتا اور اُن کی تعریف کرتا تھا۔ اور جب مسیح کے اس امر پر ایک دو مختصر سی دلیلیں پیش کیں تو مسیح کے مخالفوں کا منہہ بھی بند ہو گیا اور وہ مسیح کے اُس شفا بخشی کے کام پر اعتراض کرنے کا اور زیادہ حوصلہ نہ کر سکے اور یوں مسیح کی خدمت کی عین ابتدا ہی میں فریسیوں کے حسد اور دشمنی کی آگ اور زیادہ مشتعل اور اُن کے غصہ کی حرارت سے اُن کے جوش کا پارہ کئی درجہ اُن کی طبیعت کے تھرمامیٹر میں اوپر چڑھ گیا۔ اُنہوں نے معلوم کر لیا کہ جیسے ہمارے خیالات ہیں ویسے اُس کے نہیں ہیں۔ اور جیسے ہماری راہیں ہیں ویسی اُنکی راہیں ہیں

اُن کی تمام روایتوں میں سبت کے متعلق جو روایتیں تھیں وہ بہت ہی ضروری اور اہم خیال کی جاتی تھیں۔ اور سبت ہی وہ باڑھ تھی جو ساری شریعت کے کھیتوں کے گرداگرد لگائی گئی تھی۔ اس باڑھ کے ذریعہ سے شریعت کے تمام احکام کی نگرانی اور محافظت ہوا کرتی تھی۔ کہ کہیں بت پرستوں کی بت پرستی اور دیگر بدعنوانیوں اور قبیحہ دستورات کے ذریعہ سے اُن احکام کی خلاف ورزی اور فسخ معرض ظہور میں نہ آجائے۔ اسی باڑھ کے ذریعہ سے بنی اسرائیل تمام ناپاک اور برباد کن دستورات اور افعال اور عادات سے محفوظ رہتے تھے۔ اسی سبت سے یہودیوں کی جو شریعت کے پیرو تھے دیگر قوموں کے ساتھ جو سبت کو نہیں مانتی تھیں کسی قوم کی ہمدردی اور معاونت کا احاطہ بہت محدود اور مسدود تھا۔

اسی خاص سبت کے دن خداوند یسوع مسیح ایک فریسی حاکم کے گھر ضیافت کھانے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اور فریسی بھی اُس وقت حاضر تھے۔ سبت کے دن کسی ضیافت میں شریک

ہوا سبت کے کسی قانون سے ممنوع نہ تھا۔ بلکہ اُن کی سبت کی ضیافتیں مشہور تھیں (دیکھو لوقا ۱۴:۱ اور نحمیاہ ۸: ۹ سے ۱۲) وہ سبت کو اور اُس روز کی ضیافتوں کو آنے والی مسیح کی بادشاہت کا نمونہ سمجھتے اور یقین کرتے تھے۔ مسیح نے ضیافت کی اثنا میں فریسیوں کے جھوٹے دعووں اور خیالات کی تردید کی اور آسمانی بادشاہت کی ضیافت کے بارہ میں ان کے خیالات کی تصحیح اور درستی کردی تھی۔ یہ ضیافت مسیح کو کسی نہ کسی امر میں پھنسانے کے لئے مسیح کو دی گئی تھی۔ کیونکہ فریسی اس قسم کی گھات میں لگے ہوئے تھے۔ وہ مسیح کی روحانی تاثیرات سے واقف نہ تھے۔ بلکہ اُنہوں نے مسیح کو کسی بات میں گرفتار کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ مسیح غلطی پر ہے۔ وہ شریعت کی عدول حکمی کرتا ہے۔ کفر بکتا ہے۔ اور دیوؤں کی مدد سے دیوؤں کو نکالتا ہے۔ وہ صرف ہر بات میں مسیح کے خلاف بہانہ یا ثبوت کی تلاش میں لگے رہتے تھے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے ہر قسم کے موقعہ اور وسائل ڈھونڈتے رہتے تھے۔ حتی کہ بزرگوں کی مہمان نوازی کی قدیم ترین شریعت کے اصولوں کو توڑنے سے بھی نہ جھجکتے تھے۔

ابتدائے ضیافت ہی میں مہمانوں میں سے نہیں بلکہ باہر کی مخلوط گروہ میں سے ایک شخص مسیح کے سامنے ایسے طور پر آگیا گویا کہ اُس کا آنا اتفاقاً تھا۔ مگر اس بیان پر ایک گہری نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری یہودیوں ہی کی سازش تھی۔ اور مسیح کی گرفت کے لئے اُنہوں نے یہ موقعہ اور سامان مقرر کیا تھا۔ جلندہ کا مریض مسیح کو جال میں پھنسانے کے لئے ایک بہانہ تھا۔ مریض نہایت ہی نفرت انگیز اور گھنونا اور لاعلاج تھا۔ اگرچہ فریسیوں نے مسیح کے اغراض اور مقاصد کو نہ سمجھا تھا تو بھی اُن کی پیش بینی فراست اور پرفتنہ طبیعت نے اُن کو بخوبی بتا دیا تھا کہ یہ مریض ایسا ہے جس سے مسیح ہرگز قطع نظر نہیں کر سکتا۔ مسیح کی طبیعت کا رجحان بالضرور مریض کی طرف زور سے کھنچ جائیگا۔ اور یوں ہم کو گرفت کا موقعہ ملجائیگا۔ بیچارہ مریض کی اُن کو مطلق پرواہ نہ تھی۔ وہ تو اُن کے سامنے ایک غیر مصرف چیز تھی۔ وہ صرف مسیح کو جال میں پھنسانے اور اُن کی حاسدانہ اور خراب طبیعت کے میلان اور جذبات پورا کرنے کا ذریعہ تھا۔

مگر جس گڑھے میں وہ مسیح کو پھنسانا چاہتے تھے۔ اُسی میں وہ خود پھنس گئے۔ مسیح نے اُن کی طرف چاروں سمت نظر مار کر کہا "سبت کے دن شفا بخشنی روا ہے۔ یا نہیں؟ وہ یہ سوال سُنکر چپ رہ گئے"۔ یعنی لاجواب رہ گئے۔ کیونکہ اگر وہ کہتے کہ "روا ہے" تو سبت کے قوانین کی تفسیروں میں جو خصوصیات درج تھیں فوراً منکشف ہو جاتیں اور اُن کے فاسد خیالات کا بالکل قلع قمع ہو جاتا۔ اور اگر وہ کہتے کہ "روا نہیں ہے" تو انہیں کی شرعی تفاسیر اُن کے خلاف شاہد تھیں۔ اس وقت اِن کی وہی حالت تھی جو سرداروں کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی اُس وقت تھی جب اُنہوں نے مسیح سے یہ سوال کیا تھا کہ "تو ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہے۔ اور کس نے تجھے یہ اختیار دیا ہے"؟ (متی ۲۱: ۲۳ سے ۲۷) وہ اب شکنجہ میں آگئے۔ اُن کا فاسد ارادہ طشت از بام ہوگیا۔ پس وہ اپنی سازش میں ایسے ناکام ہوئے اور اس ناکامی سے ایسے فرمندہ اور پریشان اور مایوس ہوئے کہ چپ رہنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔

مگر اُن کا خاموش رہنا بھی درست نہ تھا کیونکہ "وہ فریسی تھے اور شرع کے عالم تھے۔ کیونکہ "وہ اسرائیلی ہیں۔ اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے انہیں کے ہیں اور قوم کے بزرگ انہیں کے ہوئے ہیں"۔ (رومی ۹: ۴) اور پولس رسول کے الفاظ میں وہ جانتے تھے کہ ہم اندھوں کا رہنما اور اندھیرے میں پڑے ہوؤں کے لئے روشنی اور نادانوں کا تربیت کرنے والا اور بچوں کا اُستاد ہوں اور علم اور حق کا جو نمونہ شریعت میں ہے وہ میرے پاس ہے (رومی ۲: ۱۹ و ۲۰) پس اُن کا حق تھا کہ وہ ایسے سوالوں پر اور زیادہ روشنی ڈالتے اور ایسے کاموں کی اور زیادہ پختگی کرتے جو دینے کی جو قابلیت اُن میں تھی وہ بنفسہ ہی شریعت کی بابت جو وہ غلط قیاسات رکھتے تھے ان پر ایک ناطق فتوے تھا۔ اس خاموشی سے ان کی ریاکاری اور زیادہ کھل گئی اور اب مسیح کو منع کرنے کی اُن کو کوئی گنجائش بھی نہ رہی۔ کہ وہ اس مریض کو اچھا نہ کرے۔ پس مسیح نے اُس مریض کو ان کے سامنے ہی اچھا کر دیا اور شریعت کے معانی عمدہ عملی تشریح کردی۔

مسیح کا اس مریض کو چنگا کر دینا اور سبت کے درست استعمال کی بابت جو اس سے ہم کو سبق ملتا ہے مسیح کے اسی قسم کے متعدد واقعات میں سے ایک ہے۔ (دیکھو لوقا ۶: ۱ سے ۱۱ + ۱۳: ۱۰ سے ۱۷ یوحنا ۵: ۱۱ + ۹: ۱۴) ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ رحم اور فائدہ رسانی کے کام سبت کے دن کرنے روا ہیں۔



مراسلات

افتتاحی جلسہ
شفاخانہ نیوزیلینڈ پرسبیٹیرین مشن
جگادھری ضلع انبالہ

مورخہ ۲۷ نومبر بروز جمعہ بوقت اڑہائی بجے سہ پہر کو بڑی رونق کے ساتھ جلسہ فہ اہم ہوا اور جناب کرنل ڈالس صاحب بہادر کمشنر انبالہ کرسی نشین تھے۔ یہ پہلا جلسہ تھا جو کہ مسیحیوں کی طرف سے قصبہ جگادھری میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ڈپٹی کمشنر کپتان پولیس۔ سرداران ریاست کلسیہ و مصطفےٰ آباد۔ و نیز پادری صاحبان شہر انبالہ سہارنپور دیسی اور ولائتی رؤسا شہر ہندو مسلمان دیگر اصحاب شریک تھے۔ شروع میں خداوند مسیح کی حمد و تعریف میں بھائیوں اور بہنوں نے شیریں آواز سے رب خداوند بادشاہ کے گیت گائے۔ اور جلسہ شروع کیا گیا۔ اوّل میں جناب ڈاکٹر ڈبلیو جے پورٹیس صاحب موصوف نے حاضرین جلسہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور شفاخانہ کے کام کے متعلق بیان کیا کہ سال گذشتہ میں تعداد حاضری مریضوں کی بوضعہ ۸۴۸۳ تھی۔ علاوہ ازیں ۱۸۸۸ اور مریضوں پر فن جراحی سے عمل کیا گیا جن میں سے ۵۲۵ کو شفایاب ہوئے خداوند کا شکر ہے کہ امید سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ پھر جناب بزرگ ڈاکٹر ڈیری صاحب ڈی ڈی نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ خداوند کریم نے انسان کو آدم زاد کی بھلائی و نیکی کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ ایسا کام ہے کہ ہر فرد بشر کو دلچسپی ہے خواہ وہ کسی قوم یا مذہب کا ہو۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ سب صاحبان ملکر اس امر میں حصہ لیں گے۔ بعد اس کے رائے صاحب جناب لالہ جوتی پرشاد صاحب نے بھی چند لفظوں میں کہا کہ اس شفاخانے سے خاصکر باشندگان شہر اور اُس کے گرد و نواح کو بہت فائدہ پہونچا ہے۔ آخر میں جناب کرنل ڈالس صاحب بہادر نے ارشاد فرمایا کہ میرے لئے اس وقت بڑی خوشی اور باعث فخر ہے کہ آپ صاحبوں کے درمیان موجود ہوں۔ خواہ اعلیٰ ہوں یا ادنےٰ۔ اور یہ خبر کو سنکر مجھ کو نہایت خوشی ہوئی کہ شفاخانہ مذکور سے بہت سے مریضوں نے شفایابی حاصل کی جبکہ یہ شہر کے اندر تھا۔ اور ساتھ ہی مجھ کو اس بات سے اور بھی خوشی ہوئی کہ کسی قسم کے تکرار و فساد وقوع میں نہیں آئے۔ امید مجھے اُمید ہے کہ اور شفاخانے کے کھولنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ دعا کے ساتھ شفاخانہ کا دروازہ بدست جناب کرنل صاحب بہادر کے وا کیا گیا۔ اور تمام حاضرین جلسہ نے اندر داخل ہو کر شفاخانہ کے گرد گشت لگائی۔ اور تمام وارڈ اور دوائی خانوں کا ملاحظہ کیا اور خوشی خوشی اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ میری آپ سب صاحبان سے درخواست ہے کہ خداوند مسیح سے اپنی اپنی دعاؤں میں اس شفاخانہ کو یاد کریں تاکہ خداوند کا جلال اس کام کے ذریعہ ظاہر کیا جاوے آمین۔ خادم۔ گوہر علی المقیم قصبہ جگادھری۔

کوریا میں مسیحیت

گذشتہ سے پیوستہ

اُن سب کو خاموش کرنے کے لئے مجھے ایک گیت شروع کرنا پڑا۔ ہم نے تھوڑی دیر کے بعد جلسہ برخاست کیا۔ پر ہمارے دل میں اس بات کی خوشی تھی کہ خدا کی روح ہمارے ساتھ تھی۔ اور خاص کر ہم اس بات کے لئے شکرگذار تھے کہ ایلڈر چونے اقرار کرنے کی ہمت پائی۔ اس روحانی تازگی کے بعد کوریا کی کلیسیا کا روحوں کے جیتنے کا ایسا جوش ہو گیا ہے کہ تمام مسیحی قومیں اُس سے تقویت پاتی ہیں۔ مشنری صاحبان اور کوریا کے باشندے کھوئے ہوؤں کو بچانے کے لئے پرجوش ہیں۔ مشنری صاحبان کے بچے بھی پیانگ یانگ اور دوسری جگہوں میں ایسے جوش سے شخصی کام کرتے ہیں جو کہ ولایت میں بھی شاذ و نادر دیکھنے میں آتا ہے۔

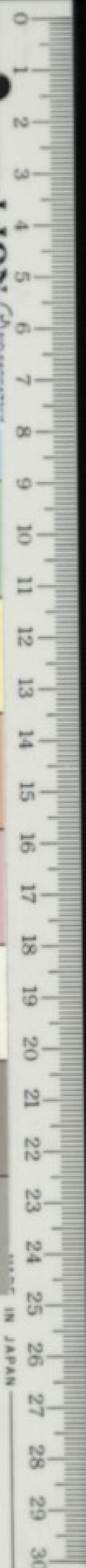
مکپو کے ڈاکٹر ڈبلیو ایچ فارسیتھ کوریا کے دیسی مسیحیوں اور غیر ممالک کے سرگرموں کی روحوں کے بچانے والا حیرت افزا جوش کا سب سے بڑا نمونہ ہے۔ وہ بذریعہ طبابت خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگوں کو مسیح کے پاس لانے کے غیرت سے ایسے بھرے ہوئے ہیں جو کہ کسی اور ملک میں پائے نہیں جاتے۔ ایک دن میں تھوڑی دور تک اُن کے ساتھ بازار گیا اور وہ اس اثناء میں پچاس آدمیوں سے زیادہ سے ملے۔ اُن کے طور و طریق ایسے پر محبت اور اُن کا کام ایسا پیارا تھا کہ جب وہ لوگوں سے باتیں کرتے تھے۔ تو

لوگوں کے چہروں پر عجیب خوشی نظر آتی تھی۔ پہلے ڈاکٹر فارسیتھ شہر چونجو میں رہتے تھے۔ جب وہ شہر ماکپو میں بلائے گئے۔ تو چونجو شہر کے لوگوں نے اُن کو وہاں رکھنے کے بارے میں خواہش ظاہر کی۔ اور تقریباً ایک ہزار عرضیاں تھیں جن پر غیر مذہب کے لوگوں اور مسیحیوں دونوں کے دستخط تھے۔ عورتوں نے کپڑے کے ٹکڑے لیکر اُن پر اپنے نام بطور اپنی درخواستوں کے بھیجے۔ جب اس طرح اُن کی مطلب برآری ہو گئی تو کوریا کے لوگوں نے آشکارا کیا کہ ہم سب کو جانے نہ دینگے۔ اور اُنہوں نے مزدوروں کو جو ان کا اسباب اُٹھا رہے تھے روک دیا۔ یہ سب اس طرح وقوع میں آیا۔ لیکن آخر کار صاحب موصوف کو نئی جگہ کام کرنے کے لئے جانے دیا۔ خوش نصیبی سے مجھے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ جو نہایت ہی محنتی تھے۔ تین دن تک ماکپو میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب تک میں نے ڈاکٹر فارسیتھ کو کام کرتے نہ دیکھا میں روحوں کو بچانے کی خواہش کو جانتا ہی نہ تھا۔

تمام دن اور اکثر رات کو صاحب موصوف لوگوں کے گھروں میں بازاروں سراؤں میں مچھلی پکڑنے کی کشتیوں میں۔ جہازوں میں اور ہر جگہ لوگوں کو مسیح پر ایمان لانے کی ترغیب دیتے تھے۔ وہ متواتر رسالے اور انجیلیں بانٹتے رہتے ہیں۔ جن میں سے بہت سے دور کے گاؤں اور ان جزیروں میں جن کا پتہ بھی نہیں ہے لیجائے جاتے ہیں اور اس طور سے انجیل کی خوشخبری دور دور پھیلتی رہی۔ میں نے کئی مرتبہ دیکھا ہے کہ ڈاکٹر فارسیتھ صاحب مسافروں کے گروہ کو شارع عام پر ٹھہرا کر چند لمحوں تک مسیح کی منادی کرکے اُن میں سے ہر ایک کو ایک انجیل دیتے اور تب اُن سب کو گھٹنوں پر جھکا کر آپ اُن کی نجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔ یہ انتھک روحوں کے بچانے والے بار بار سراؤں میں جہاں تیس یا چالیس آدمی فرش پر سو رہے ہیں۔ جاتے اور اُن کو جگا کر نجات کی خبر اُن کو دیتے ہیں۔ اور تب دعا کرکے اور انجیلیں بانٹ کر چلے جاتے ہیں۔ یہ ایک نازک معاملہ ہے لیکن صاحب کا طریقہ ایسا عمدہ ہے کہ لوگ بجائے غصہ ہونے کے بڑی خوشی سے لیٹ کر سنتے ہیں۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ اُن میں سے بعض کو انجیل کا پیغام پہونچانے کا صرف یہی طریقہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا دوسرا طریقہ کام کرنے کا یہ ہے کہ گرجے کے باہر کھڑے ہو کر سڑک پر گذرنے والے غیر مذاہب کے لوگوں سے گرجے کو بھر لیتے ہیں۔ شہر سیول میں ایک اتوار کے شام کو اُنہوں نے ایسے طریقے سے قریباً سارا گرجا گھر لوگوں سے بھر دیا۔ کوریا کے دیسی مسیحی یہ دیکھ کر کہ ایک غیر ملک کا آدمی اُن کے لئے گرجے میں لوگ اس طرح فراہم کر لیتا ہے۔ نہایت شرمندہ ہوتے تھے۔ کچھ مدت کے بعد اُنہوں نے بھی یہی طریقہ اختیار کر لیا۔ ڈاکٹر فارسیتھ دوسرے مشنری صاحبان کی مانند صرف اپنے ہی علاقے میں وعظ اور بشارت کا کام نہیں کرتے ہیں بلکہ تمام کوریا میں کرتے ہیں۔ اُن کی زندگی کا یہ ایک بڑا مقصد ہے کہ کم از کم خدا کے کلام کا تھوڑا حصہ کوریا کے ہر ایک خاندان اور ہر ایک دل میں بہت جلد پہونچایا جاوے۔ وہ خدا کے کلام کو تمام ملک میں پھیلانے والے گروہوں کو تقویت دینے والی کمیٹی کے میر مجلس ہیں۔

اس گروہ کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر روز کلام کی ایک آیت حفظ کیجاوے۔ یہ قاعدہ ایم۔ آر۔ ایس۔ ای۔ اے۔ آر ڈیوس صاحب نے شروع کیا اور اُس کے بعد یہ نہ صرف کوریا بلکہ جاپان۔ چین اور دوسرے ملکوں میں بھی بڑے جوش کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے۔ وہ عجیب نظارے جو خدا کے فضل سے معرفت کوریا میں دیکھنے میں آئے وقت کی قلت کی وجہ سے بیان نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ بدروحیں دعا کے وسیلے سے نکالی گئیں۔ ایک آدمی جو پچاس برس جادوگرنی تھی۔ اپنے ماں باپ کے ساتھ کلام کا مطالعہ کرنے کے لئے دو میل چلکر آئی۔ ایک غریب آدمی نے روٹی کے پانچ ٹکڑے بچائے اور ہر روز ایک ٹکڑا کھا کر گذارا کیا۔ اس طرح بائبل کلاس میں حاضر ہوا۔ ایک آدمی سخت پتھر پر کوریا کی زبان کے حروف کاٹ کر رسالے چھاپتا اور اس طرح غیر مسیحی لوگوں کو زندگی کی راہ بتلاتا تھا۔ چھ طالب علموں نے اپنی دس دنکی چھٹیاں کوریا کے دیہات میں مسیحی کی منادی میں صرف کیں اور اُن کے وسیلے سے ۱۸۰ لوگ ایمان لائے۔ ایک بائبل کلاس میں ۱۵۰۰ اشخاص نے ۳۳۰۰۰ انجیلیں خریدیں تاکہ انہیں اپنے غیر مسیحی دوستوں میں بانٹ کر انہیں مسیح کی روشنی دکھا دیں۔ کوریا کی عورتوں نے اپنے چاندی کے زیورات اور شادی کی انگوٹھیاں بیچکر انجیلیں خریدیں۔ تاکہ اُن کو جو گمراہ ہیں انجیل کی خوشخبری پہونچا دیں۔

خداوند کو جلال ہو۔ یہ خداوند کا کام ہے جو ہماری نظروں میں عجیب ہے۔ یہ خدا قادر مطلق کی قدرت ہے کہ کوریا جو دنیا کے سب ملکوں سے جدا اور تین ہزار برس سے تاریکی میں چھپا ہوا تھا اب اس لائق ٹھہرا ہے کہ قوموں کے لئے راہ نما بنے۔ خدا کے فضل سے چند ہی سالوں میں دنیا کے مضبوط مسیحی ملکوں میں سے ایک ہوگا۔



کوریا مسیح کے لئے۔ کوریا کا مسیحی ہونا مشرق کی سب فتحوں سے بڑی فتح ہے۔ کیا آپ مدد دینگے۔ خدا سے دعا پر دعا کریں۔ مشنریوں کے لئے دعا کریں۔ کوریا کے مسیحیوں کے لئے دعا کریں۔ دعا کریں۔ کہ مسیحیوں کی لاکھوں روحیں مسیح کے پاس لائی جاویں اور اُن آوازوں کے سننے کا وقت قریب آوے کہ دنیا کی بادشاہت ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہو جاوے اور کہ وہ ابد الآباد بادشاہی کرے گا۔

مژدہ

مس لوئیس ہارسٹن کی دلچسپ کتابیں ہر ایک مسیحی خاندان میں داخل ہونے کے لائق ہیں۔ اُردو زبان میں ذیل کی جلدیں ہمارے پاس ہیں

فارسی اُردو

دولت لازوال	۳/
تلاش حق	۳/
حکایت نجات دہندہ	۳/
روایت امیر علی	۳/
شعاع نور حصّہ دوم	۳/
عورت بے مثال	۳/
رومن اُردو	
رامپال سنگھ	۸/
تلاش حق	۳رو ۶/
دولت لازوال	۸/
عورت بیمثال	۸/
وکیل کی سرگذشت	۱/

ایک اور ہمخدمت دوست سو گیا

ناظرین نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر لکھتا ہوں کہ عزیز دوست اور ہمخدمت پادری پرسیوداس جو فی الحال سنٹرل ٹریننگ اسکول مین پوری میں اُستادی کا کام کرتے تھے۔ قریباً تین ماہ کی بیماری کے بعد ۱۰ نومبر ۱۹۱۴ء کو انبالہ چھاؤنی میں ہم سے اِس دنیا سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر اپنے آسمانی ابدی آرام میں داخل ہو گئے۔

پادری صاحب مرحوم ۱۹۰۵ء میں سہارنپور سیمنری سے اپنا کورس ختم کر کے اور کامیابی کی سند لے کر خدمت کے واسطے فرخ آباد میں تشریف لائے جہاں کچھ عرصے کے بعد فرخ آباد پریسبیٹری کے بزرگوں کے ہاتھ رکھنے سے اُن کو خادم الدین کا تقرر ملا۔ چند برس تک اُسی ضلع کی دو کلیسیاؤں میں پاسبانی خدمت کرنے کے بعد مین پوری میں اور چند ماہ نومریدوں میں خدمت کرنے کے بعد بعض خانگی وجوہات کے سبب سے مشن کی ملازمت سے برطرف ہو کر اپنے گھر انبالہ چلے گئے۔ اور چند برس ریلوے وغیرہ میں کام کر کے اپنی گذر اوقات کی۔ جنوری ۱۹۱۲ء میں پادری صاحب مرحوم کی شادی کوئٹہ کی ایک نرس کے ساتھ ہوئی۔ یوں اُن کو اپنی زندگی کا ایک ساتھی ملا جس نے اُن کی خدمت تادم مرگ نہایت وفاداری سے کی۔ اُسی سال ماہ جون میں اُن سے میری ملاقات ہوئی۔ اُس وقت میں نے اُن کو پھر خدمت الٰہی کیلئے ترغیب دی جس کو انہوں نے معہ اپنی بیگم صاحبہ کے بخوشی قبول کر کے پادری فورمن صاحب کیساتھ مینپوری سنٹرل ٹریننگ اسکول میں اُستادی کا کام منظور کر لیا جہاں وہ تادم مرگ مسیح کی خدمت کرتے رہے۔

پادری صاحب مرحوم اگرچہ جسم سے کمزور تھے مگر وہ اپنی خدمت اپنی جسمانی طاقت کے مطابق کوشش اور سرگرمی سے کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے کام میں دیانتدار اور وفادار تھے۔ طلبا کیساتھ بہت نرمی اور مہربانی کا سلوک کرتے۔ بہت بردبار اور حلیم تھے۔ غصہ بہت کم کیا کرتے۔ لڑائی جھگڑے سے بہت ڈرتے اور پرہیز کرتے اور حتی المقدور ایسے لوگوں اور ایسی جگہوں سے دور رہا کرتے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں وہ پاکیزگی پسند کرتے تھے۔

پادری صاحب نے عین جوانی کی حالت میں رحلت کی ہے۔ اور اپنے پیچھے عمر رسیدہ ماں اور عزیز بیوی اور بہن بھائیوں کو رنج و غم میں چھوڑ گئے اُن کے والد بزرگوار بھی اسی سال میں اپنے عزیزوں سے جدا ہو کر آسمانی وطن میں داخل ہوئے ہم سب اُس غمزدہ خاندان کے لئے خدا باپ سے جو اطمینان اور تسلی کا بانی ہے۔ دعا کریں۔ کاشکہ خدا ان سب کو صبر و تسلی بخشے اور حامی اور مددگار ہو۔

"ایسے جوان لائق خادم کا ہم سے یکایک جدا ہونا ہمارے لئے نہایت مفید سبق ہے۔ ہم بھی کوئی دم کے یہاں مہمان ہیں۔ نہ جانے کس وقت کوچ کا پروانہ آجائے۔ چاہئے کہ ہم سب تیار اور اپنی خدمت میں وفادار اور سرگرم ہوں۔

"مبارک ہیں وہ مُردے جو اب سے خداوند میں مرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائینگے" مکاشفہ ۱۴: ۱۳ "وے جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ستاروں کی مانند ابدالآباد تک چمکینگے"۔ دانیل ۱۲: ۳۔

غمزدہ دوست شکر لعل

الہ آباد۔

ضرورت

گرونانک کنیا پاٹ شالہ امرتسر کے واسطے ایک ٹرینڈ انگریزی دان سکھ استانی کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ ۲۰ روپیہ ماہوار

ذیل کے پتے پر درخواست کرنی چاہئے۔

آنریری سیکرٹری

گرونانک کنیا پاٹ شالہ امرتسر

سب اور سپرس ایسوسی ایشن

کا تیسرا سالانہ جلسہ

سب اور سپرس ایسوسی ایشن پنجاب کا تیسرا سالانہ جلسہ اسلامیہ کالج لاہور میں ۲۷ اور ۲۸ دسمبر ۱۹۱۴ء ۱۱ بجے صبح ہوگا تمام سب اور سپرس سے التجا کی جاتی ہے کہ حاضر ہوں اور ضروری باتوں میں حصہ لیویں۔

نہال چند ملہوترہ جنرل سیکرٹری

سب اور سپرس ایسوسی ایشن۔ پنجاب۔

ڈاکخانہ مریلا ضلع سیالکوٹ۔

اشتہار

چرچ مشن ہائی سکول جونپور کے لئے ایک عیسائی ماسٹر میٹرکیولیشن پاس بمشاہرہ ۱۵ اور ایک عیسائی ماسٹر میٹرکیولیشن فیل بمشاہرہ ۱۰ درکار ہے۔ درخواست بنام ہیڈ ماسٹر آنی چاہئے۔

سودیشی گرم کپڑا

و میوہ جات کابل و کشمیر

مفصل فہرست سندات و نرخنامہ درخواست پر مفت مل سکتی ہے۔

کشمیری پٹی لوئی۔ چارخانہ۔ پٹی چادر وغیرہ۔ میوہ جات سیب انار۔ انگور۔ سردہ۔ بادام کشمش پستہ چلغوزہ۔ اخروٹ۔ مغز بادام گری اخروٹ زرد آلو۔ منقہ اور انجیر زرشک۔ آلو بخارا۔ خوبانی۔ انجوش۔ گچھیاں۔ ہینگ۔ پاپڑیاں زیرہ ہر ایک چیز منگوا سکتے ہیں۔

نرخ پٹی فی تھان جو ایک پورے سوٹ کے لئے کافی ہے سات روپیہ سے بارہ روپیہ تک۔ نرخ لوئی ایک بڑی سفید آٹھ روپیہ گیارہ روپیہ تک

نوٹ:۔ چونکہ کشمیری پٹی ہاتھ کی دستکاری ہے اس لئے ہر ایک تھان کی زمین و رنگت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے نمونہ ارسال نہیں ہوسکتا۔

المشتہر:۔ ہربھگوان بنیاری قیصر راولپنڈی۔

ضرورت

۴/۲

ایک مسیحی استاد انٹرنس یا میٹرک پاس شدہ کی ضرورت ہے۔ امیدوار کرکٹ وغیرہ میں بخوبی مہارت رکھتا ہو تنخواہ بمشاہرہ مبلغ ۲۰ سے مبلغ ۲۵ تک حسب لیاقت دیجاوے گی دستخط معہ نقول اسناد جو کہ واپس نہیں کیجائیں گی ذیل کے پتہ سے آنی چاہئیے۔

ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول فیروزآباد

ضلع آگرہ

قوت کی گولیاں

جیسا نام ویسا کام

۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس۔ اسگنیا۔ ڈامیانا ملاکر یہ گولیاں بنی ہیں۔ مغز۔ ریڑھ۔ رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعوے رکھتی ہیں۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵

امتحاناً نمونہ کی گولیاں مفت دیجاتی ہیں۔ استعمال کے اول روز ہی اپنا فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے۔ اگر آپ بلا قیمت اُن کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیج اور مس خوانندہ نام بھیجے کا نوری جنتری ۱۹۱۴ء منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

اشتہار

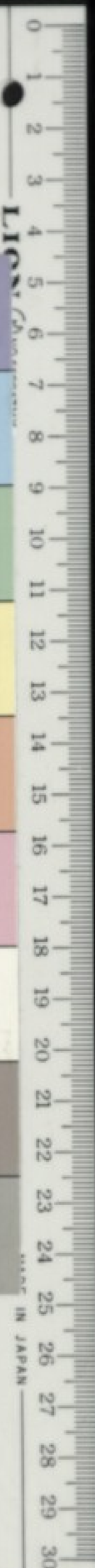
اطلاع دی جاتی ہے کہ:۔

انجمن عالمِ تلاوت کنندگان بائیبل“ کی فہرستیں بابت ۱۹۱۵ء تیار ہیں۔ یہ فہرستیں فارسی اردو زبان میں ہیں جن کی قیمت کل ایک آنہ (۱؍) فی فہرست تمام سال کے لئے ہے۔

المشتہر:۔

(مس) این دائیلی مشن کمپونڈ

لدھیانہ۔ پنجاب۔



نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ اے امینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ - عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ - قیمت ۴ رو ۵ رو ۶ ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری نگیس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱؍ +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر کو رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے - یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے - یہہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائیبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹکیسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد فارسی اُردو ۶ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہیننگی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو - رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر - ۸ر اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اِس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۸ر - فارسی ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکیسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اِس لئے ہر ایک خاندان اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر - یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے سعید غلام حیدر خان مشنری اور مس رائے بریلی کا اور نُور محمد صاحب نمبردار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی - ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ (۲) کیوں ہم بھائی بنیں - (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں - (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے - (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے - (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے - (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کس طرح استعمال کر سکتے ہیں - (۸) پانی کے پانے کا ذریعہ یا طریقہ - (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے - (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے - (۱۱) صاف خون - (۱۲) خوراک کی بناوٹ - (۱۳) قسم قسم کے کھانے - (۱۴) تیلی خوراکیں - (۱۵) ہدایت خوراک پر - (۱۶) چمڑا - (۱۷) نہانا - (۱۸) کپڑے پہننا - (۱۹) پٹھے اور ورزش - (۲۰) دماغی اور کانی ورزش - (۲۱) گھر اور احاطے - (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت - (۲۳) صفائی - (۲۴) علیحدہ گھر - (۲۵) گاؤں اور قصبے - (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں - (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴ر +

دستور العمل نُور افشان

قیمت سالانہ اہلِ شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ آنہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ما بعد ۔ ۔ ۔ ۸
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۵

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	حہ	ہے
چوتھائی کالم	حہ	ہے	للعہ۱۲
نصف کالم	ہے	للعہ۱۴	۲۵عہ
پورا کالم	للعہ۱۴	۲۵عہ	للعہ۴۰
پورا صفحہ	للعہ۳۰	۵۰	۸۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاوے گا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ۔ ۔ ۔ حہ ماہوار

اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار

اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر تیار ہوتے ہیں علاوہ ازیں جن کشا کرو کونول لوڈ گیر ام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن کشا لعہ سے ماعہ تک

قیمت کرو کونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ سالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹوں کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر ۲ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا ای پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۴۷ء رجسٹر شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ پیسرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہے۔ اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہو بیواؤں و یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے۔ نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۱۰۰۰ ۲۴ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جب تک کہ رقم دو لاکھ تک پہنچ جائے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں۔

بخدمت مینیجنگ ڈائرکٹر

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ انارکلی لاہور

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ عہ ہے۔ اگرچہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۸ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ ۸ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغِ دل کے پچھلے نمبر ۸ر فی نمبر دیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وانکی برور چھپا +